117-ولد زنا کا ماں سے الحاق

سوال

میں آپ کی ویب سائٹ پڑھ رہا تھا تو میری نظروں سے ایک چیز گزری جو معقول نظر نہیں آتی ، (توبہ) بچے کی شرعی حیثیت کے عنوان کے تحت شیخ نے لکھا ہے کہ :

بچے کے والد (یعنی زانی) کے ذمہ نہیں کہ وہ اس بچے کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھے اور یا پھر اس پر بچے کی کوئی ذمہ داری ہو بلکہ یہ سب کچھ بچے کی ماں (زانیہ) پر ہی ہے تو کیا آپ اس عبارت کی کوئی دلیل پیش کر سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول : پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالی کے سب کے سب احکام عدل وانصاف پر مبنی ہیں اور اس کے سب اقوال بھی سچ و صدق ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

{اور آپ کے رب کا کلام سچائی اور عدل کے اعتبار سے کامل ہے} الانعام (115) ۔

یعنی اقوال میں صدق و سچائی اور احکام میں عدل وانصاف کے اعتبار سے کامل ہے ، قرآن وسنت میں ثابت شدہ اصول دین اور ضوابط شریعہ اور اجماع امت میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں اور اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے کسی مسلمان کے ہاں اس میں کوئی مناقشہ ہی قابل قبول ہے ۔

اور مسلمان کے لیے احکام شریعت میں مرجع کتاب وسنت اور ثقہ علماء کرام (صحابہ کرام) کی کتاب وسنت کی فہم ہے یہ نہیں کہ جو چیز اس کی اپنی عقل میں آئے اور جسے وہ اچھا اور بہتر سمجھے تو اس طرح ہر کوئی یہ کہے کہ میری عقل کے مطابق اس طرح ہے ۔ ۔ ۔

ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ کسی حکم شرعی میں کسی کو شبہ اور اشکال پیدا ہو جائے جس طرح سائل کو پیدا ہوا ہے تو ہم سائل کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ ہی رہے تا کہ ہم اس مسئلہ میں شریعت اسلامیہ اور علماء کرام کی کلام کی طرف رجوع کریں :

بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہوئے زنا کا ارتکاب کر لیا ہے اب میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اس گناہ سے پاک صاف کر دیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس بھیج دیا جب دوسرا دن ہوا تووہ پھر آکر کہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کا ارتکاب کرلیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوسری بار بھی واپس بھیج دیا ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قوم کے پاس پیغام بھیجا کہ کیا ماعز کی ذھنی حالت میں کچھ محسوس کرتے ہواور تمہیں اس کی کوئی چیز بری لگتی ہے ؟ تواس کی قوم کے لوگ کہنے لگے اسے کچھ بھی نہیں اوروہ ذہنی طور پر ٹھیک ہے اور ہم تو یہ جانتے ہیں کہ وہ نیک اور صالح لوگوں میں سے ہے ۔

وہ تیسری بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے توپھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قوم سے پوچھا توانہوں نے بتایا کہ اس کا ذھنی توازن درست ہے اوروہ اخلاقی طور پر بھی صحیح ہے ۔

جب وہ چوتھی بار آئے تونبی صلی اللہ نے حکم دیا کہ ایک گڑھا کھودواوراسے رجم کردو تواسے رجم کردیا گیا ۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد غامدیہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اورکہنے لگی اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے لھذا مجھے اس گناہ سے پاک صاف کریں تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس بھیج دیا ۔

جب دوسرا دن ہوا تووہ عورت پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اورکہنے لگی اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے واپس کس لیے بھیج رہے ہیں شائد جس طرح آپ نے ماعز رضی اللہ تعالی عنہ کو بھیجا مجھے بھی اسی طرح بھیج رہے ہیں اللہ کی قسم میں توحاملہ ہوں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اب واپس چلی جاؤ اورجب بچہ پیدا ہوجائے توپھر آنا ، وہ بچے کی ولادت کے بعد کپڑے میں لپٹا ہوا بچہ اٹھائے ہوئے آئی اورکہنے لگی میں نے اسے جنا ہے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے جاؤ اوراسے دودھ پلاؤ جب اس کے دودھ پینے کی مدت ختم ہوتوپھر آنا ، تووہ عورت دودھ چھڑانے کے بعد آئی توبچے کے ہاتھ میں روٹی

کا ٹکڑا تھا اور آکر کہنے لگی اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس نے دودھ چھوڑ دیا ہے اور روٹی کھانے لگ گیا ہے

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو ایک مسلمان کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ اس عورت کے لیے سینہ تک ایک گڑھا کھود کر اسے رجم کردیا جائے تو لوگوں نے اسے رجم کردیا خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک پتھر اٹھا کر اس عورت کو مارا تو وہ اس کے سر پر لگا جس کی وجہ سے خون کا فوارہ نکلا اور خالد رضی اللہ تعالی عنہ کے چہرہ پر پڑا جس کی بنا پر خالد رضی اللہ تعالی نے اس عورت کو برا بھلا کہا جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سن لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

خالد (رضی اللہ تعالی عنہ) ذرا ٹھر جاؤ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس طرح کی توبہ صاحب مکس یعنی ٹیکس لینے اور ظلم کرنے والا بھی کرے تو اسے بھی معاف کردیا جائے ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارہ میں حکم دیا اور نماز جنازہ پڑھا کر دفن کردیا گیا ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1695) ۔

اس حدیث سے استدلال کیا جاسکتا ہے کہ زنا کے بچے کی پرورش کرنے کا سب سے زیادہ حقدار اس کی والدہ ہی ہے اس لیے کہ وہ ہی سب سے زیادہ قریب ہے اور پھر اسے اپنے بچے پر بڑی شفقت و پیار کرنے والا بنایا گیا ہے ، یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا ہر ایک نے مشاھدہ بھی کیا ہے اور اس کا انکار بھی کوئی نہیں کرسکتا ۔

لیکن یہ سب کچھ اس پر لازم نہیں اگر وہ اسے چھوڑ دیتی ہے تو امیر المومنین اور مسلمانوں کے حکمران کو چاہیے کہ وہ اس بچے کے لیے دودھ پلانے اور پرورش کرنے والی کا انتظام کرے ۔

دوم : دوسری بات یہ ہے کہ : یہ اللہ تعالی کی رحمت اور کمال عدل ہے کہ اس نے زنا سے پیدا شدہ بچے پر والدین کے گناہ میں سے کچھ بھی نہیں ڈالا جس کی بنا پر اس پر مکمل آزادی کا حکم لگایا جائے گا اور اسے پرورش کا حق ملے گا حتی کہ وہ جوان ہو کر کمائی کرنے پر قادر ہو جائے ۔

سوم : تیسری بات یہ ہے کہ : یہ بات کسی سے بھی مخفی نہیں کہ شرعی اولاد کا خرچہ بھی والدہ کے ذمہ نہیں اور نہ ہی اس کی رضاعت اور پرورش اس پر لازم کی جاسکتی ہے ، رہا مسئلہ انفاق اور خرچہ کا تو یہ والد کی ذمہ داری ہے ، اور رضاعت کے بارہ میں بھی

خاوند کی مصلحت کو مدنظر رکھا جائے گا یا پھر والدہ کی اور یا پھر بچے کی ان سب حالات میں اگر والدہ اپنے بچے کو دودھ نہیں پلاتی یا پھر اس کی اجرت طلب کرتی ہے تو اس میں اس کا حق ہے

لھذا والد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسے دودھ پلانے کی اجرت دے کیونکہ یہ صرف اکیلے والد کے ذمہ ہے اور اسے یہ کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ والدہ کو مجبور کرے کہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلائے ۔

اور اللہ تعالی تو اس طرح فرمارہا ہے :

{اور مائیں اپنے بچوں کو دوبرس مکمل دودھ پلائیں ۔ ۔ ۔ } یہ تو فراخی کی حالت میں ہے ، اور اگر تنگی اور مشکل میں ہو تو تو اللہ تعالی نے کچھ اسطرح فرمایا :

{اور اگر تم آپس مین کشمکش کا شکار ہو جاؤ تو اس کے کہنے سے کوئی اور دودھ پلائے گی }

اور رہا مسئلہ پروش وحضانہ کا اس میں سب سے زیادہ حقدار تو والدہ ہی ہے کیونکہ اس کی اپنے بچے پر شفقت بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن اگر وہ اپنے حق کو ساقط کردے تو وہ ساقط ہو جائے گا اور پرورش کا حق اس سے منتقل ہو کر نانی وغیرہ پر آجائے گا اور کتب فقہ کی مدون کتابوں میں اس مسئلہ کے اختلاف کو ذکر کیا گیا ہے ۔

اور اگر شرعی بچے کے بارہ میں اس طرح ہے تو پھر ولد زنا تو اس کے زیادہ لائق ہے کہ اس کی رضاعت وپرورش وغیرہ ماں کو لازم نہ کی جائے لیکن اگر بچے کی ہلاکت کا خدشہ ہو تو پھر اور مسئلہ ہے ۔

بلکہ اس ان سب چیزوں کا ذمہ دار تو وہ حکمران ہے جسے اللہ تعالی نے کشادگی دی ہے یا پھر اس کے قائم مقام اسے پورا کرے گا ۔

تو اس طرح یہ اشکال رفع ہو جاتا ہے ، واللہ اعلم ۔

بچہ بستر والے (خاوند) کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں :

مسلم شریف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(بچہ بستر والے (یعنی خاوند) کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

عاھر زانی کو کہتے ہیں، زانی کے لیے پتھر ہیں کا معنی یہ ہے کہ : اسے ذلت ورسوائی ملے گی اور بچے میں اس کا کوئی حق نہیں ۔

اور عرب عادتا یہ کہتے تھے کہ : اس کے لیے پتھر ہیں، اور اس سے وہ معنی یہ لیتے تھے کہ اس سوائے ذلت و رسوائی کے اور کچھ نہیں ملے گا ۔

زنا سے بچے کا نسب ثابت نہیں ہوتا :

مندرجہ بالا حدیث (بچہ بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر ہیں) کی بنا پر فقہاء کا کہنا ہے کہ ولد زنا کا نسب ثابت نہیں ہوتا، یعنی زنا سے پیدا شدہ بچے کا نسب ثابت نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے زانی سے ملحق کیا جائے گا ۔

ولد زنا کے عدم نسب میں فقہاء کرام کے اقوال :

اول :

حافظ ابن حزم الظاہری رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (زانی کے لیے پتھر ہیں) کے الفاظ کہہ کر زانی سے اولاد کی نفی کردی ہے، تو زانی پر حد ہے اور بچے کا الحاق زانی کے ساتھ نہیں کیا جائے گا بلکہ اگر عورت بچہ جنتی ہے تو اسے ماں کے ساتھ ہی ملحق کیا جائے گا مرد کی طرف نہیں ۔

اور اسی طرح وہ اپنی ماں کا اور ماں اس کی وارث ہوگی اس لیے کہ لعان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ عورت سے ملحق کیا اور مرد سے اس کی نفی کردی ۔

دوم :

فقہ مالکیہ میں ہے کہ : زانی کا پانی فاسد ہے اس لیے بچہ اس کی طرف ملحق نہیں ہوگا ۔

سوم :

فقہ حنفی میں ہے کہ : ایک شخص یہ اقرار کرتا ہے کہ اس نے آزاد عورت کے ساتھ زنا کیا اور یہ بچہ اس کے زنا سے پیدا شدہ ہے اور عورت بھی اس کی تصدیق کردے تو پھر بھی نسب ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ثابت نہیں ہوگا ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بچہ بستر والے (خاوند) کے لیے ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں) تو یہاں پر فراش اور بستر تو زانی کا ہے ہی نہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کا حصہ تو صرف پتھر قرار دیے ہیں ، تو اس حدیث میں مراد یہ ہے کہ نسب میں زانی کا کوئی حصہ نہیں ۔۔۔۔

زنا سے پیدا شدہ بچے کا الحاق زانیہ عورت سے ہوگا :

جیسا کہ ہم اوپر بیان کرچکے ہیں کہ ولد زنا کا الحاق زانی سے نہیں ہوسکتا بلکہ جس زانی عورت نے اسے جنا ہے اس کے ساتھ ہی اس کا الحاق ہوگا ، امام سرخسی نے اپنی کتاب "المبسوط" میں ذکر کیا ہے کہ :

کسی مرد نے یہ اعتراف کیا کہ اس نے آزاد عورت سے زنا کیا اور یہ اس کے زنا کا بیٹا ہے اور عورت نے بھی اس کی تصدیق کردی تو نسب اس سے ثابت نہیں ہوتا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں) اور زانی کا بستر نہیں ۔۔۔ اور اگر اسی دائی نے اس کی ولادت کی گواہی دے دی تو اس کی وجہ سے بچے کا عورت کے ساتھ نسب ثابت ہوگا لیکن مرد سے نہیں ۔

عورت کے ساتھ نسب کا ثبوت تو بچے کی ولادت ہے جو کہ دائی کی گواہی سے ظاہر ہوا ہے ، اس لیے کہ عورت سے بچے کو علیحدہ نہیں کیا جاسکتا لھذا عورت سے بچے کا نسب ثابت ہوگیا ۔

زانی مرد کا زنیہ عورت سے شادی کرنا اور بچے کے نسب میں اس کی اثراندازي :

فقہ حنفیہ کی کتاب فتاوی ھندیہ میں میں ہے کہ :

اگر کسی نے عورت سے زنا کیا تو وہ حاملہ ہوگئی پھر اس نے اسی عورت سے شادی کرلی تو اس نے اگر تو چھ یا چھ سے زیادہ ماہ کی مدت میں بچا جنا تو اس سے بچے کا نسب ثابت

ہوجائے گا، اوراگرچھ ماہ سے قبل پیدائش ہوجائے توپھر نسب ثابت نہیں ہوگا۔

لیکن اگروہ اس کا اعتراف کرے کہ وہ بچہ اس کا بیٹا ہے اوریہ نہ کہے کہ وہ بچہ زنا سے پیدا ہوا ہے، لیکن اگراس نے یہ کہا کہ وہ میرے زنا سے ہی پیدا ہوا ہے تواس طرح نہ تونسب ثابت ہوگا اورنہ ہی وہ اس کا وارث بنے گا۔

اورحافظ ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نے " المغنی " میں ذکرکیا ہے کہ :

جمہورعلماء کے قول کے مطابق لعان کرنے والی عورت کے بچے کولعان کرنے والا جب اپنے خاندان میں ملانا چاہے تواسے اس کے ساتھ ہی ملحق کیا جائے گا، لیکن ولد زنا کوزانی سے ملحق نہیں جائے گا، یعنی جب زانی ولد زنا کو اپنے ساتھ ملانا چاہے تواسے زانی کے ساتھ ملحق نہیں کیا جائے گا۔

اورراجح تویہی ہے کہ ولدزنا کا زانی سے نسب ثابت نہیں ہوسکتا چاہے وہ زانیہ عورت سے شادی کرلے اورشادی کے چھ ماہ سے قبل بچہ پیدا ہویا پھر شادی نہ کرے اوربچہ پیدا ہوجائے تویہ نسب کے ثبوت کا باعث نہیں، لیکن اگروہ اسے اپنے خاندان میں ملانا چاہے اوریہ نہ کہے کہ وہ اس کے زنا کا بیٹا ہے تواس سے احکام دنیا میں اس کا نسب ثابت ہوجائے گا۔

اوراسی طرح اگروہ زنا کی گئی عورت سے حمل کی حالت میں شادی کرے اورچھ ماہ سے قبل بچے کی پیدائش ہواورزانی اس پرخاموشی اختیارکرے یا پھراس کا دعوی کرے لیکن یہ نہ کہے کہ وہ زنا سے ہے تواحکام دنیا میں اس کا نسب ثابت ہوگا۔

دیکھیں کتاب " المفصل فی احکام المراۃ (381/9)۔

واللہ اعلم .